Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم منگل

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۹ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۹۵ھ ۱۰ احسان ۱۳۵۴ ہش ۱۰ جون ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۳۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۰ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت تاحال اچھی نہیں ہے۔ بہت سی بہنوں اور بھائیوں کے خطوط دعا کے لئے آتے رہتے ہیں گو میں انہیں جواب نہیں دے سکتی تاہم ان سب کے لئے برابر دعائیں کرتی ہوں وہ بھی میرے لئے اور عزیزم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

عزیز مکرم راجہ محمد اعظم صاحب اکسیر شاہد مربی سلسلہ نارووال ضلع سیالکوٹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۷۵ء بروز بدھ بوقت سوا سات بجے شام دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم راجہ محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت "عطیۃ القدوس" نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادمۂ دین اور والدین اور دیگر متعلقین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی
نائب ناظم مال وقفِ جدید ربوہ

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

فضلِ عمر درس القرآن کلاس تین ہفتے کے لئے ۱۵ جون سے ۵ جولائی تک منعقد ہو گی، ان شاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کی تعمیل میں تمام امراء اور صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندے اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔ آنے والے احباب صدر جماعت یا امیر صاحب یا مربی سلسلہ کی تصدیق ضرور لائیں۔

(ناظم اعلیٰ مجلس انتظام فضلِ عمر درس القرآن کلاس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم ہر لحاظ سے انتہائی کمال پر پہنچی ہوئی کتاب ہے

یہ ایک ایسا معجزہ ہے جو بے مثل ہے اس کی برکات ہمیشہ جاری ہیں

"جس قدر مراتب اور وجوہ اعجازِ کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب (قرآن کریم) انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت۔ کیا باعتبار ترتیب مضامین۔ کیا باعتبار تعلیم۔ کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم۔ کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد۔ خواہ بلحاظ تعلیم۔ خواہ بلحاظ پیشگوئیاں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶، ۳۷)

"قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ نہ اوّل مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہو گا۔ اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔ علاوہ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے جس قدر اس کی ہمت اور عزم اور مقاصد عالی ہوں گے اسی پایہ کا وہ کلام ہو گا۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اسی پایہ اور رتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہو گا۔۔۔ اس وقت اگر کسی کو قرآن شریف کی کوئی آیت بھی الہام ہو تو ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اس کے الہام میں اتنا دائرہ وسیع نہیں ہو گا جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ احسان ۱۳۵۴ ہش
۱۰ جون ۱۹۷۵ء

حقوقِ نفس کا جواز اور ان کی علّتِ غائی

دنیا میں ترقی کا ایک گُر یہ ہے کہ انسان بلند مطمحِ نظر کو اپنائے اور ایک ارفع و اعلیٰ مقصد کو اپنے سامنے رکھ کر اس کے حصول کی کوشش کرے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ اگر کسی انسان کے پیشِ نظر ایک بلند مقصد کا حصول ہو تو وہ اُس کے مطابق کوشش بھی کرے گا اور اُن ذرائع اور وسائل کو مہیا کرے گا جو اُس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہوں گے۔ برخلاف اِس کے اگر وہ ایک کمتر مقصد پر ہی قانع ہو جائے گا تو پھر اُس کی کوشش اور جد وجہد بھی اُس کمتر مقصد کے حصول تک محدود ہو کر رہ جائے گی اور وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو پورے طور پر بروئے کار نہ لا سکے گا اور اُس حد تک ترقی نہ کر سکے گا جس حد تک وہ ترقی کر سکتا تھا یا جس حد تک اُسے ترقی کرنی چاہیئے تھی۔ جب انسان کے پیشِ نظر پہلے ہی سے ایک بلند اور ارفع و اعلیٰ مقصد کا حصول ہو تو اُس سے کمتر مقاصد درمیانی اور عارضی منزلوں کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں اور لازمی طور پر اعلیٰ تر مقصد کے حصول کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور اِس طرح انسان درجہ بدرجہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کے سامنے ایک انتہائی ارفع و اعلیٰ مقصد رکھا ہے اور اس کے حصول کے لئے مومنوں کو ترغیب دلائی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس اعلیٰ مقصد سے پہلے بعض کمتر مقاصد کا ذکر کیا ہے اور اِس طرح یہ باور کرایا ہے کہ اِن کمتر مقاصد پر ہرگز بھی رکنا نہیں چاہیئے بلکہ انہیں صرف اِس حد تک ہی استعمال کرنا چاہیئے کہ وہ اُس ارفع و اعلیٰ مقصد کے حصول میں ممد ثابت ہو کر اُس کے حصول کا ذریعہ ثابت ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے کمتر مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ۝ (آل عمران آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ لوگوں کو عام طور پر پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ یہ دُنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ تو وہ ذات ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے۔

جن دنیوی نعمتوں کا اِس آیۂ کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ سب انسانوں کے لئے حلال ہیں اور بعض شرائط کے ساتھ ان کے حصول سے منع نہیں کیا گیا ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ ان سب نعمتوں کا حصول ایک بہت ہی کمتر مقصد ہے اتنا کمتر مقصد کہ اسے مقصد قرار ہی نہیں دیا جا سکتا۔ انسان کا اصل مقصد اِس سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ ہونا چاہیئے اور وہ ہے اُخروی زندگی کی فلاح اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضاء۔ اِسی لئے ساتھ ہی فرمایا:۔

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ (آل عمران آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ تُو کہہ کہ کیا میں تمہیں اِس (یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور لہلہاتی ہوئی کھیتیوں) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اُن کے لئے اُن کے ربّ کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضاء (مقدّر) ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے (کہ وہ اس بہتر اور ارفع و اعلیٰ چیز کو اپنا مقصد قرار دیتے ہیں یا کمتر مقصد کو ہی کافی سمجھ بیٹھتے ہیں جو محض دُنیا کی عارضی اور فانی نعمتوں کے حصول تک محدود ہے)۔

اِس طرح اللہ تعالیٰ نے پہلے ادنیٰ قسم کی نعمتوں کا ذکر کر کے اور پھر ان سے بہت ارفع و اعلیٰ نعماء کا تذکرہ فرما کر یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ مومنوں کو چاہیئے (اور عقلمندی اِسی میں ہے) کہ وہ جو چیز ارفع و اعلیٰ ہے اس کے حصول کو اپنا منتہائے مقصود بنائیں اور جو چیز اس کے مقابلے میں کمتر اور بے حیثیت ہے اور گو اُس کا حصول بھی جائز رکھا گیا ہے اسے حاصل تو بیشک کریں لیکن اسے اپنا مقصد قرار نہ دیں۔ اُس کی حیثیت ایک ایسے عارضی مقصد کی ہونی چاہیئے کہ جو اصل مقصد کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہو اور اُس سے صرف اِس حد تک ہی استفادہ کرنا چاہیئے کہ جس سے اصل مقصد کے حصول میں مدد ملے نہ یہ کہ وہ اصل مقصد کے حصول میں ایک روک بن جائے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں اصل مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی کے ذریعہ اُخروی فلاح اور رضاء الٰہی کو قرار دیا ہے اور دُنیوی نعمتوں کے حصول کو اس کے مقابلہ میں ایک نہایت ہی کمتر اور بے حیثیت مقصد قرار دیکر مومنوں کیلئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اِن نعمتوں کو حاصل تو کریں لیکن ان سے اِس حد تک ہی فائدہ اُٹھائیں کہ ان سے محدود اور مشروط استفادہ اُخروی فلاح اور رضائے الٰہی کے ارفع و اعلیٰ مقصد کے حصول میں مددگار ثابت ہو۔

عارضی اور کمتر مقصد نیز ارفع و اعلیٰ اور اصل مقصد کے مابین جو تعلّق ہونا چاہیئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے نہایت ہی پُرمعارف اور وجد آفرین انداز میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

> "جو اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کر سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشاتِ نفسانی اور لذائذ حیوانی کو ہی بنایا ہُوا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا نے تو بھیجا تھا کہ عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجا لاوے مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول، بچوں میں محو اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا اور اِس اصل مقصد کو بالکل بھول ہی گیا۔ بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہو گا؟ دنیا کے یہ سامان اور یہ بیوی بچے اور کھانے پینے تو اللہ تعالیٰ نے صرف بطور بھاڑہ کے بنائے تھے جس طرح ایک یکہ بان چند کوس تک ٹٹو سے کام لیکر جب سمجھتا ہے کہ وہ تھک گیا ہے اسے کچھ نہاری اور پانی وغیرہ دیتا ہے اور کچھ مالش کرتا ہے تا اس کی تھکان کا کچھ علاج ہو جاوے اور آگے چلنے کے قابل ہو اور درماندہ ہو کر کہیں آدھ میں ہی نہ رہ جائے اس سہارے کے لئے اسے نہاری دیتا ہے۔ سو یہ دنیوی آرام اور عیش اور بیوی بچے اور کھانے کی خوراکیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھاڑے مقرر کئے ہیں کہ تا وہ تھک کر اور درماندہ ہو کر بھوک پیاس سے مر نہ جائے اور اس کے قویٰ کے تحلیل ہونے کی تلافی مافات ہوتی جاوے۔ پس یہ چیزیں اِس حد تک جائز ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حق اللہ اور حق العباد کے پُورا کرنے میں مدد دیں ورنہ اِس حد سے آگے نکل کر وہ حیوانوں کی طرح صرف پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد بنا کر مشرک بنا دیتی ہیں اور وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ ۔ ۔ ۔ حقوقِ نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اِس لئے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی اِن چیزوں کو اِسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اِس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اِس لئے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں۔" (فرمودہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۷ تا ۲۴۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات

آپ کے اخلاق عالیہ اور ارفع مقام

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج جزائر فجی

ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا:-

برادران! میں اس وقت اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح زندگی آپ کے اخلاق عالیہ اور آپ کے بلند اور ارفع مقام پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ آپ عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کی پیدائش ۵۷۱ء اپریل کے مہینہ میں ہوئی۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ یتیم تھے آپ کے والد آپ کی پیدائش سے قبل وفات پا چکے تھے آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ کا نام "محمد" رکھا جس کے معنے ہیں بہت ہی قابل تعریف یہ نام بہت موزوں اور مناسب تھا اور آپ کی زندگی کے سوانح، اخلاق اور اعمال اس نام کے عین مطابق تھے۔ ایک صوفی منش بزرگ نے اپنے حسب ذیل شعر میں اسی حقیقت کو بیان کیا ہے

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

آپ کو اور آپ کی والدہ حضرت آمنہ کو حضرت عبدالمطلب نے اپنی کفالت میں رکھا۔ آپ کی عمر کے چھٹے سال میں آپ کی والدہ بھی فوت ہو گئیں۔ آپ آٹھویں سال میں تھے کہ آپ کے دادا بھی فوت ہو گئے اور پھر آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے ہاں پرورش پائی۔ جب آپ نے ہوش سنبھالا اور کام کاج کی عمر کو پہنچے تو آپ نے یہ کام پسند کیا اور مکہ کے لوگوں کی بکریاں چرا کر گزارہ کرتے۔ چنانچہ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

کنت ارعاھا علی قراریط
لاھل مکۃ

یعنی میں تھوڑا سا معاوضہ لے کر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا

جب آپ پوری جوانی کو پہنچے تو آپ کے بلند کیرکٹر اور بے نظیر اخلاق عالیہ نمایاں ہو کر روشن ہو گئے۔ سچائی امانت دیانت غریب پروری، مہمان نوازی صلہ رحمی، بزرگوں کا ادب، چھوٹوں پر رحم، شجاعت اور بہادری مصیبت زدوں کی مدد، حلم، صبر اور استقلال، خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد یہ وہ صفات اور اخلاق تھے جو مکہ والے رات دن آپ میں مشاہدہ کرتے تھے ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ اگر ہم میں کوئی سچائی اور دیانت و امانت کا کامل نمونہ ہے تو محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی زبان میں سب سے زیادہ سچائی پر قائم شخص کو "صدوق" کہتے ہیں اور سب سے زیادہ امانت و دیانت رکھنے والے کو "امین" کہتے ہیں۔ مکہ والوں نے متفقہ طور پر آپ کو صدوق اور امین کا نام دیا۔

اللہ تعالیٰ سے محبت اور تعلق کا یہ حال تھا کہ خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے دل و دماغ اور وجود کے ذرہ ذرہ میں رچی ہوئی تھی۔ یہ محبت چھپی نہیں رہ سکتی تھی آپ کی ہر حرکت و سکون سے یہ محبت ٹپکتی تھی۔ چنانچہ مکہ والوں نے برملا اعلان کیا کہ

عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ

یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب پر عاشق ہے۔ یہ وہ شہادت ہے جو تاریخ کے اوراق پر نمایاں نظر آتی ہے۔

جب آپ کی عمر چالیس سال کے قریب ہو گئی تو آپ کا معمول تھا کہ آپ مکہ کے قریب ایک پہاڑ پر دنیا سے الگ تھلگ ایک غار میں بیٹھ کر کئی کئی دن خدا کی عبادت اور یاد میں مشغول رہتے ایک دن جب کہ اسی غار (حرا) میں آپ یاد الٰہی میں مشغول تھے کہ آپ کے پاس خدا کا فرشتہ آیا اور خدا کا یہ پُرشوکت کلام آپ پر نازل کیا اور یہ پانچ فقرے آپ سے کہلوائے۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الَّذِي خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ
بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

اپنے رب کا نام لیکر پڑھ یعنی اس کا پیغام دنیا کو سنا دے۔ جس نے ساری کائنات پیدا کی ہے اور جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ قرآن کو پڑھ کر سناتا رہ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ وہ رب جس نے قلم کے ساتھ سکھایا اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا یہ وہ الفاظ تھے جو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بطور وحی آپ پر نازل فرمائے یہ الفاظ سب تعلیموں پر حاوی ہیں جو اس کے بعد آپ پر نازل ہوئیں۔ یہ آیات قرآن کریم کے لئے ایک سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے بعد خدا کا کلام حسب موقعہ اور حسب حالات آپ پر نازل ہوتا رہا اور آپ کی نبوت کی عمر تیئس (۲۳) سال ہوئی۔ اور خدا کا کلام آخر عمر تک آپ پر نازل ہوتا رہا۔ جو آج ہمارے پاس قرآن کریم کی صورت میں موجود ہے۔

خدا تعالیٰ نے جب آپ کو بذریعہ وحی نبوت و رسالت کی خلعت عطا فرمائی اور آپ کو مامور فرمایا اور آپ نے خدا کی توحید اور اس کے احکام کی تبلیغ شروع کی تو یہ چار نیک فطرت اور خوش قسمت افراد سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے۔ آپ کی بیوی حضرت خدیجہؓ آپ کے مخلص دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ۔

اس کے بعد رفتہ رفتہ تبلیغ پھیلنی شروع ہوئی اور سعید لوگ آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوتے چلے گئے۔ مگر مکہ کے لوگ بھی اور عرب کے ملک کے دیگر باشندے بھی سب کے سب بت پرست تھے انہوں نے خدائے واحد کو چھوڑ کر پتھروں کے بُت بنا رکھے تھے اور انہی سے اپنی مرادیں مانگتے تھے۔ وہ خدائے واحد کا نام سن کر اور اس کی توحید کی تبلیغ سے سخت مخالف اور برانگیختہ ہو گئے۔ آپ کو راہ چلتے گالیاں دیتے۔ اپنے گھر میں بھی آپ کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیتے تھے۔ آپ کے گھر متواتر پتھر اور گندی چیزیں پھینکتے کعبہ جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنایا گیا ہے اس میں آپ کو عبادت نہ کرنے دیتے انہوں نے آپ پر اور آپ کے ماننے والے جاں نثاروں پر جو سختیاں کیں اور انہیں دکھ دئیے وہ انسانی برداشت سے باہر تھے مکہ والوں نے مل کر آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ کھانے پینے کی کوئی چیز ان تک نہیں پہنچنے دیتے تھے مگر خدا کے مقدس ترین رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والے جانثاروں نے سب کچھ اپنے خدا کی خاطر برداشت کیا۔ آخر مکہ والوں نے آپ کو مکہ سے نکال دیا اور آپ خدا تعالیٰ کے حکم سے مدینہ چلے گئے۔ مگر وہاں بھی دشمنوں نے آپ کو امن سے نہ بیٹھنے دیا اور رات دن آپ کو تکلیف دینے اور فنا کرنے کے منصوبے بنا کر حملے کرتے رہے

ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے جو پیغام دیا وہ نہایت پیارا اور دنیا میں امن و آشتی پیدا کرنے والا ہے۔ چند لفظوں میں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے بتایا کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس پر ایمان لاؤ پتھر کے بتوں کو چھوڑ دو۔ جس قدر نبی گزرے ہیں۔ سب خدا کی توحید کی طرف بلایا کرتے تھے۔ اپنی اصلاح کرو۔ دوسروں پر ظلم نہ کرو۔ ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ خدا نے اگر مال دیا ہے تو ملک و قوم کی خدمت اور غریبوں کی ترقی کے لئے اسے خرچ کرو عورتوں کی عزت کرو۔ اور ان کے حق ادا کرو۔ یتیموں کی خبرگیری کرو۔ بیواؤں کا سہارا بنو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکمل انہدام و بربادی کے ساتھ ان کا مردانہ وار مقابلہ کر کے کامل اور اعلیٰ ترین نمونہ دکھایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بادشاہت اور غلبہ عطا فرمایا۔ آپ مکہ میں فاتحانہ شان کے ساتھ دس ہزار صحابہؓ کی فوج لیکر داخل ہوئے تو آپ نے جانی دشمنوں کو معافی کا عام اعلان کر دیا اور رحمۃ للعالمین ہونے کا ثبوت دیا۔

غرض خدائے واحد و یگانہ اور قادر مطلق نے اپنے وعدے پورے کئے خدا کا رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غالب آیا۔ اور عرب کی سرزمین حلال و حرام میں تمیز کرو۔ جھوٹ فریب چوری اور ڈاکہ سے دوسروں کے مال مت کھاؤ۔ جوا اور شراب کو بالکل چھوڑ دو۔ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ عدل اور انصاف ہی نہیں بلکہ رحم اور احسان کو اپنا شعار بناؤ۔

غرض حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل ترین انسان تھے اور آپ تمام انبیاء کے سردار تھے آپ تمام انسانوں کے لئے ایک کامل نمونہ تھے ایک وقت میں آپ پر متواتر شدید قسم کی مصائب و تکالیف آئیں اور آپ نے صبر و استقلال، شجاعت خدا کی توحید کے نور سے کفر و شرک اور بت پرستی کا دور ختم ہوا۔ اور خدا کی بادشاہت بڑی شان سے قائم ہوئی۔

میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا ہم پر رحم فرما اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہم کو اپنی محبت، رحمت اور شفقت کے دامن میں چھپا لے اور ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما
صلیت علی ابراھیم
وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد
وعلی آل محمد کما
بارکت علی ابراھیم و
علی آل ابراھیم
انک حمید مجید

ایک مجاہد اسلام کی وفات

بحر اٹلانٹک کے کنارے ایک حسین شام کا تذکرہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل ایم اے سابق انچارج مبلغ سیرالیون

افسوس ہے کہ گذشتہ دنوں مغربی افریقہ کے تبلیغی میدانوں کے ہمارے پرانے ساتھی مکرم مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل لمبی بیماری کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل بڑے نیک، مخلص اور باجماعت نماز کے پابند ہونے کے علاوہ التزام سے تہجد ادا کرنے والے عبادت گذار بزرگ تھے آپ کو حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضہ نبویؐ کا شرف حاصل تھا۔ گورنمنٹ کی ملازمت سکول ماسٹری سے ریٹائر ہونے کے بعد تحریک جدید کے اس مطالبہ کے مطابق کہ پنشنر احباب خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ آپ تحریک جدید کے ان سات یا غالباً نو ابتدائی مجاہدین تحریک جدید کے گروپ میں شامل تھے جنہیں خاص اہتمام کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۶ء میں قادیان میں کچھ تعلیم و ٹریننگ دلوانے کے بعد بغرض تبلیغ یورپ بھجوایا تھا اور جو کچھ عرصہ لندن میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کے زیر تعلیم و تربیت رہ کر بغرض تبلیغ یورپ کے مختلف ملکوں میں طیور ابراہیمؑ کی طرح منتشر کر دیئے گئے تھے۔

اٹلی اور سسلی میں تبلیغ اسلام

محترم حاجی خلیل صاحب کچھ عرصہ بعد محترم مولوی محمد عثمان صاحب صدیقی حال لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ کی معیت میں اٹلی سسلی وغیرہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے جس کے بعد آپ کو سیرالیون مغربی افریقہ تبدیل کر دیا گیا جہاں کہ ان ایام میں خاکسار بطور مبلغ انچارج فریضہ تبلیغ انجام دے رہا تھا چنانچہ محترم حاجی خلیل صاحب مرحوم کچھ عرصہ خاکسار کی معیت میں سیرالیون کے اندرونی علاقہ میں کام کرتے رہے

اس کے بعد انہیں وہاں کے تبلیغ اسلام کے بڑے اہم مرکز فری ٹاؤن کا مستقل انچارج بنا دیا گیا اور اس حیثیت سے وہ براہ راست مرکز ربوہ کے ماتحت لمبا عرصہ فری ٹاؤن کی جماعت کی تربیت و اصلاح اور شہر کے ہر طبقہ میں اسلام کا مقدس پیغام پہنچانے اور کامیابی سے لوکل جماعت کی قیادت و ترقی میں مصروف رہے

جب کہ آپ پاکستان سے باہر فری ٹاؤن میں تبلیغ میں مصروف تھے ربوہ میں آپ کی پہلی اہلیہ محترمہ ہمشیرہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ ربوہ) بقضائے الٰہی چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر وفات پا گئیں اور یہ صدمہ آپ کو وطن سے باہر مسافری میں برداشت کرنا پڑا۔ کچھ عرصہ بعد آپ ربوہ واپس تشریف لائے اور غالباً بڑی بچیوں کی شادیوں کی ذمہ داری کی ادائیگی کے بعد کھاریاں کے ایک احمدی گھرانے کی ایک خاتون سے دوسری شادی کی۔

تبلیغ میں جدت پسندی

تبلیغی سلسلہ میں جدت پسندی آپ کی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ ہر موقعہ پر جو ہاتھ آتا کوئی نہ کوئی تبلیغی اور دینی مسئلہ پیدا کر لیتے تھے اور یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ سننے والا کیا سلوک کرتا ہے اور بعض دفعہ بڑے بڑے افریقن اور انگریز افسران کے دفتروں میں بے دھڑک گھس کر تبلیغی لٹریچر پیش کرتے تھے۔ بعض دفعہ سبزی اور کیلے خریدتے تبلیغی اشتہار بھی ساتھ ساتھ تقسیم کرتے جاتے تھے۔

پاکستان سے دوسری دفعہ بغرض تبلیغ سیرالیون جاتے ہوئے آپ کی اہلیہ صاحبہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ انہوں نے بھی حسب توفیق اپنے میاں کی معیت میں فری ٹاؤن میں تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کا حق ادا کیا اور وہاں احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت خصوصاً چھوٹی بچیوں اور ان کی ناخواندہ ماؤں کو قرآن کریم اور نماز وغیرہ سکھانے کا شرف حاصل کرتی رہیں۔ اسی طرح وقتاً فوقتاً خاکسار اور دیگر مبلغین کرام کے فری ٹاؤن میں قیام کے دوران سالہا سال تک دونوں میاں بیوی ہماری مہمان نوازی کا فریضہ بڑی خوشی اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیاں اور ایک بچہ فری ٹاؤن میں عطا فرمائے۔ جو اب ماشاء اللہ جوان ہیں۔ بعد میں ربوہ میں ان کے اولاد ہوئی۔ پہلی بیوی کی سب اولاد بھی بفضلہ تعالیٰ برسرروزگار اپنی اپنی جگہ آباد ہیں۔

بحر اوقیانوس پر ایک حسین شام

فری ٹاؤن کے ارد گرد سمندر کے کنارے پر کئی سیرگاہیں ہیں جہاں عموماً عیاش اور فارغ البال لوگوں کا جمگھٹا رہتا ہے لیکن شرفاء کا طبقہ بھی وہاں آ جاتا ہے۔ مکرم خلیل صاحب مرحوم اکثر دل بہلانے ادھر ادھر چلے جایا کرتے تھے ۱۹۵۲ء کا ذکر ہے کہ ایک روز بعد عصر خاکسار اور خلیل صاحب چلتے چلتے اور کچھ پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے ذرا دور سمندر کے طوفانی علاقہ تک جا پہنچے اور ساحل سمندر پر ایک بڑے پتھر پر ایسی آرام دہ اور مزیدار جگہ پاؤں نیچے پسار کر بیٹھ گئے کہ پانی کی تند و تیز لہریں بار بار ہماری طرف آ کر ہمارے پاؤں دھونے میں مصروف ہو گئیں اور گرمی کی شدت میں یہ منظر اپنا مزا اور لطف پیدا کر رہا تھا جس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔

زمین کے کناروں تک

غرض وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" میرے ذہن سے ابھر کر زبان پر آ گیا۔ اور اس پر ذرا غور کرنے سے میری طبیعت میں ایک انبساط کی لہر اور عجیب خوشکن ولولہ اور ہیجان سا پیدا ہوا۔ میں نے خلیل صاحب سے کہا۔ خلیل صاحب! دیکھیں کہاں بیٹھے ہیں ہم کتنے خوش قسمت ہیں آپ اور میں کہ خدا تعالیٰ نے آج سے پچاس ساٹھ سال قبل کے اپنے اس مقدس کلام اور پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ہم جیسے ادنیٰ خادمان احمدیت کو چن کر کام پر لگا رکھا ہے۔

میں نے مزید کہا خلیل صاحب دیکھیں۔ جہاں ہم اس وقت بیٹھ کر مناظر قدرت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اور یہ سمندر ہمارے پاؤں چوم چوم کر ہماری خدمت میں مصروف ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس -/۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودہ
مطالباتِ تحریکِ جدید

(۱) سادہ زندگی بسر کریں۔
(۲) امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔
(۳) مخالفین کے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
(۴) تبلیغ ممالکِ بیرون میں حصہ لیں۔
(۵) سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔
(۶) تبلیغی سروے میں حصہ لیں۔
(۷) وقفِ رخصت موسمی میں حصہ لیں۔
(۸) وقفِ زندگی۔ نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
(۹) رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔
(۱۰) صاحبِ پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
(۱۱) کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
(۱۲) پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔
(۱۳) طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکزِ سلسلہ میں بھیجیں۔
(۱۴) صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارہ میں مشورہ طلب کریں۔
(۱۵) بیکار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغِ اسلام بھی کریں۔
(۱۶) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
(۱۷) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔
(۱۸) مرکزِ سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
(۱۹) مقاصدِ تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔
(۲۰) تمدنِ اسلامی کا قیام کریں۔
(۲۱) قومی دیانت کا قیام کریں۔
(۲۲) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
(۲۳) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
(۲۴) احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
(۲۵) اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
(۲۶) وقفِ جدید او آمد میں حصہ لیں۔
(۲۷) "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت، عدل و انصاف کو قائم کریں گے۔

(کتاب مطالباتِ تحریکِ جدید)

امید ہے کہ جماعت کا ہر فرد حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جماعتِ احمدیہ لائل پور کی مساعی کے مزید خوشکن نتائج

محترم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور اپنے تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی جماعت کے وعدہ جات تحریک جدید بفضلِ خدا ۱۹۳۳۶ روپیہ سے بڑھ کر ۴۶۸ء۴۳ روپیہ تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ بیس ہزار روپیہ سے زائد رقم کا اضافہ ان دوستوں کے خاص تعاون سے رونما ہوا ہے جنہوں نے ایک ہزار روپے کا وعدہ کر کے معاونین خصوصی بننے کی توفیق پائی۔ ایسے بیس مخلصین کے اسماء گرامی اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ مزید دو معاونین خصوصی حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر رشید اختر صاحب (طارق آباد) لائل پور
۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب (جھال خانوآنہ) لائل پور

اِن سب مخلصین کے لئے نیز اُن دوستوں کے لئے جنہوں نے یہ خوشکن نتائج رونما کرنے میں محنت اور لگن سے کام کیا ہے دعا کی درخواست ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شکایات کا ازالہ

ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کے خریداران کی شکایات کے ازالہ کے لئے دفتر میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اگر کسی خریدار یا ایجنٹ صاحبان کو شکایت ہو تو خاکسار کو لکھیں۔ فوری طور پر اس کا ازالہ کیا جائے گا انشاء اللہ۔ براہِ کرم آپ دو امور کا خاص خیال رکھیں۔

۱۔ چندہ بذریعہ منی آرڈر مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان کے نام بھجوائیں۔
۲۔ خط و کتابت کرتے وقت اور چندہ بھجواتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان)

دعائے نعم البدل

عزیزہ شگفتہ سلیم بنت مکرم نذیر احمد سلیم صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور بعمر ۸½ سال مورخہ ۲۳ اپریل ۷۵ء کو مختصر علالت کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملی۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون

بچی کی ناگہانی وفات پر والدین کو بے حد صدمہ پہنچا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے (آمین)

مکرم نذیر احمد صاحب سلیم کا لڑکا عزیز وسیم احمد (عمر سات سال) بھی شدید بیمار ہے جس کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہیں اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (شیخ محمد اکرم اطہر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ اچھرہ)

شہزین • شہزین • شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون ۶۳۸
ٹنڈو محمد خان

موسم گرما کے
دیدہ زیب ملبوسات
امبریلا۔ لان۔ وائل پرنٹ۔ ولی کریپ و ولی شفون پلین و پرنٹ کلاتھ اور دیگر اقسام کے دیدہ زیب ملبوسات بارعایت خریدنے کے لئے
مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ
کو یاد رکھیئے
فون ۵۱۷

قائدین مجالس مرکزی امتحانات اطفال کے حل شدہ پرچے جلد بھجوائیں (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ پاک اور مقدس وجود ہیں

جنہوں نے پورے یقین اور شعور سے انسان کو خدا تک پہنچانے کا دعویٰ کیا اور پھر اسے سچا کر دکھایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"میں نے مذاہب کو بے تعصب ہو کر ٹٹولا ہے۔ بُت پرستوں، آریوں، برہمووں کو دیکھا ہے جب ہم ایک عقیدے کو پیش کرتے ہیں تو کوئی مذہب بھی ایسا نظر نہیں آتا جو اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ مانتا ہو۔ یہ فخر اسلام اور صرف اسلام کو ہے۔ اس کے ساتھ کیا کوئی عقیدہ مل سکتا ہے؟ پھر انبیاء کو جنہوں نے چھوڑا اور اپنے عقلی ڈھکوسلوں سے اُسے پانا چاہتے ہیں وہ ایک گڑھے میں گر رہے ہیں۔ ایک مشہور برہمو لیکچرار نے نہایت جوش سے اپنے لیکچر میں کہا کہ اے خدا! میں ہندوستانیوں کو تیرے پاس پہنچانا چاہتا ہوں مگر وہ نہیں آتے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ اس کا یہ فقرہ سُن کر میں دُعا میں گر گیا اور دعا کی کہ اے خدا! تو میرے دل کو کھول دے پھر میں استقلال سے اُوپر آیا اور کہا کہ میں ایک عرض کرنی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں ہندوستانیوں کو خدا کے حضور پہنچانا چاہتا ہوں، میں تیار ہوں مگر آپ اتنا فرما دیں کہ کیا آپ یقیناً یقیناً مجھے اس کے حضور پہنچا دیں گے؟۔ چونکہ اس کا انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان نہ تھا گھبرا گیا اور بولا کہ آج تک کی تحقیقات کے بھروسے پر پہنچا سکتا ہوں۔ مگر کل معلوم نہیں کیا جدید بات پیش آوے لہذا یقیناً نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ ایک شخص ایک دعوے اور کامل شعور اور بھروسے سے کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے حضور یقیناً پہنچا سکتا ہوں تو پھر اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے یا آپ کی طرف! اس کو شرمندہ ہو کر کہنا پڑا کہ ہاں! اس کو ہی مانو!! وہ شخص جو کامل بھروسے اور پورے یقین اور شعور سے خدا تعالیٰ تک پہنچانے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس نے پہنچا دیا اور پہنچاتا ہے اور پہنچا دے گا وہ محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

کیا وہ جو کہتے ہیں کہ دو ارب سال گو رے خدا تعالیٰ نے ہم کو کتاب دی اور وہ آج تک ایک بھی ترجمہ پیش نہ کر سکے اور اس پر بھی وہ اسے کامل کہتے ہیں کیا اُن کو شرم نہیں آتی؟ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان چند سال کے اندر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کو مشرق اور مغرب میں پہنچا دیا

غرض انسان خوب مطالعہ کرے کہ اسلام سے بڑھ نعمت اور عزت و شرافت کا موجب اور کوئی چیز نہیں ہے۔

........"

خطبات نور جلد اول
صـ ۱۵۰۱۴

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

خدام ۸ رجون تا ۱۵ جون ہفتۂ وصولی منائیں اور اپنے چندہ جات مع بقایاجات ادا کریں (مہتمم مال)

مجالس انصار اللہ کا ہفتۂ تربیت ـــــ ۲۱ تا ۲۶ رجون ۷۵ء

مجالس پوری مستعدی سے یہ ہفتہ منائیں

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تربیتی لائحہ عمل میں ہفتۂ تربیت کے انعقاد کے لئے ۲۱ رجون تا ۲۶ رجون ۱۹۷۵ء کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ اس ہفتہ تربیت کے لئے جن مضامین اور امور کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے ان کے مختصر نوٹس کتابچہ کی صورت میں شائع کر کے جملہ مجالس کو بھجوا دئے گئے ہیں۔ ہر مجلس کے زعیم اور ذمہ دار اراکین سے درخواست ہے کہ پروگرام تجویز کر کے ان امور پر اپنے ہاں مقررین سے تقریریں کروائیں اور ہفتہ تربیت کے ختم ہونے پر مفصل و مکمل رپورٹ قیادت تربیت مجلس مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرمایا جائے۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ایک مجاہد اسلام کی وفات ـــ بقیہ صـ ۴

یہ سارا سُہانا سماں اور ہمارا یہاں موجود ہونا اسلام کے زندہ خدا کی اور حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ بھی زمین کے جملہ کناروں میں سے ایک ایسا خوش قسمت کنارا ہے جہاں مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ نہایت کامیابی سے پہنچ چکی ہے بلکہ یہ پتھر جس پر ہم بیٹھے ہیں کو بھی اسی نشان کی صداقت کی نشان دہی کر رہا ہے حتّٰی کہ سیرالیون کے اسی طرح کے اور بیسیوں کناروں میں بھی اپنی تمام شان سے یہ الہام پورا ہو رہا ہے۔ ہزاروں لوگ جن کے باپ دادوں نے بھی اسلامی اخوت و محبت کا مزا نہیں چکھا تھا اب حضرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی تبلیغ کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں اور ماہ بماہ ہزاروں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا کر اتمام حجت کی جا رہی ہے۔ (باقی)

مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے بہنوئی مکرم میاں محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی آف قادیان مؤرخہ ۵ رجون کو بعمر ۶۷ سال کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کراچی میں اپنے بیٹے عزیزم عمر صدیقی صاحب (بنگلہ نمبر 5/93 فیڈرل ایریا) کے پاس قیام پذیر تھے۔ گزشتہ سال اپنی رفیقہ حیات کے وفات پا جانے کی وجہ سے شدید صدمہ محسوس کیا جس کی وجہ سے دن بدن اُن کی صحت کمزور ہوتی گئی۔

صدیقی صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور چار لڑکیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ لڑکا اور تین لڑکیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ چھوٹی لڑکی کی شادی وہ اپنی زندگی میں نہ کر سکے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے آمین ثم آمین۔

خاکسار حافظ مبین الحق شمس
یاسین بکڈپو۔ محلہ دار العلوم شرقی
ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

مجلس انصار اللہ کا چندہ ماہ بماہ ادا فرمائیں تاکہ مرکز کے کام آسانی سے سرانجام پائیں (مہتمم مال انصار اللہ مرکزیہ)